وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا الآیۃ

(قرآن کریم)

وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا (الحدیث)

احسن الکلام

فی

ترک القرأۃ خلف الامام

جلد اوّل

جس میں قرآن کریم، صحیح احادیث، آثار حضرات صحابہ کرامؓ و تابعینؒ و اتباع تابعینؒ اور دیگر جمہور فقہاءؒ اور محدثین عظامؒ سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں کسی بھی قسم کی قرأت عموماً اور سورۂ فاتحہ کی قرأت خصوصاً ممنوع ہے اور جہری نمازوں میں تو امام کے پیچھے قرأت کرنا قرآن کریم، حدیث صحیح اور اجماع کے خلاف ہے اور فی نفسہٖ منکر اور شاذ ہے اور جہری نمازوں میں حضرات ائمہ اربعہؒ کا اتفاق ہے۔ نیز عقلی اور قیاسی دلائل سے اس مسئلہ پر فیصلہ کن بحث کی گئی ہے اور فریق ثانی کو مسکت جوابات دیے گئے ہیں اور اس طبع میں خیر الکلام اور الاعتصام میں کیے گئے اعتراضات کے جوابات کو خصوصیت سے ملحوظ رکھا گیا ہے۔

تالیف

ابوالزاہد محمد سرفراز خاں صفدر

طبع دھم ۔۔۔۔ جون ۲۰۰۶ء

نام کتاب ۔۔۔۔ احسن الکلام فی ترک القرأۃ خلف الامام

مؤلف ۔۔۔۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دام مجدھم

تعداد ۔۔۔۔ ایک ہزار

مطبع ۔۔۔۔ فائن بکس پرنٹرز لاہور

ناشر ۔۔۔۔ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

قیمت ۔۔۔۔ دوسو پچیس روپے

ملنے کے پتے

- مکتبہ صفدریہ نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
- مکتبہ حلیمیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی
- مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
- مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
- کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
- مکتبہ العارفی جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
- مکتبہ رشیدیہ حسن مارکیٹ نیو روڈ مینگورہ
- مکتبہ نعمانیہ کبیر مارکیٹ لکی مروت
- مکتبہ امدادیہ ملتان
- مکتبہ حقانیہ ملتان
- مکتبہ مجیدیہ ملتان
- مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور
- اسلامی کتب خانہ اڈا کاکی ایبٹ آباد
- مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد
- دار الکتاب عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور
- مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ
- مکتبہ قاسمیہ جمشید روڈ نزد جامع مسجد بنوری ٹاؤن کراچی
- مکتبہ فاروقیہ حنفیہ عقب فائر بریگیڈ اردو بازار گوجرانوالہ
- کتاب گھر شاہ جی مارکیٹ گکھڑ

جب صحت حدیث کا خیال دامنگیر ہوتا ہوگا اس وقت ابوالزبیرؒ کا طریق بیان کرتے ہوں گے اور جب محض روایت پیش کرنا ہی مدنظر ہوتا ہوگا اس وقت وہ جابر جعفی کی سند ذکر فرما دیتے ہوں گے اور فن حدیث میں اس کی بکثرت مثالیں موجود ہیں اور علماء اصول اس کو اپنی اصطلاح میں المزید فی متصل الاسانید سے تعبیر کرتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ اگر بعض طرق میں راوی اور مروی عنہ کے درمیان زائد راوی آجائے تو یہ اس کی دلیل نہیں کہ جس طریق میں زائد راوی کا تذکرہ نہیں ہوا۔ وہ منقطع ہو یا اس سے عدم لقاء ثابت ہو (دیکھئے شرح نخبۃ الفکر ص۲۵ وغیرہ) حضرت مولانا محدث محمد حسن صاحب فیض پوریؒ لکھتے ہیں کہ ابوالزبیرؒ سے ذیل کے حضرات روایت کرتے ہیں۔ الحسنؒ بن صالحؒ جیسا کہ مسند احمد وغیرہ کا حوالہ ہم نے دیا اور ایوب السختیانیؒ بھی۔ (موطا امام محمد و کتاب القرآۃ) اور عبداللہؒ بن لہیعہؒ بھی (کتاب القرآۃ) اور الفضلؒ بن عطیہؒ (کتاب القرآۃ) اور جابر جعفی اور لیثؒ بن ابی سلیمؒ بھی (طحاوی جلد ا ص۱ و دارقطنی جلد ا ص۱۲۶) (الدلیل المبین ص۲۲۹)

اگر مبارک پوری صاحبؒ اس پر مصر ہیں کہ کاتب صاحب کی غلطی ہی تسلیم کی جائے تو تب ہی دل کو تسکین ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔ تو لیجئے ہم ان کی اس ضد کو بھی مان لیتے ہیں۔ یہ کیوں نہیں ہو سکتا کہ اصل عبارت یوں ہو:

عن الحسن بن صالح وعن جابر الجعفی .... الخ مطلب یہ ہوا کہ ابو نعیمؒ نے حسنؒ بن صالحؒ اور جابر جعفی دونوں سے روایت کی ہو لیکن کاتب سے قلمی نسخہ میں صرف حرف واؤ چھوٹ گیا ہو، کیونکہ واو کا کتابت میں چھوٹ جانا بہت آسان ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ کسی دیانت دار کاتب کا قلم عن جابر زیادہ لکھ دے۔ اگر کاتب کی غلطی کی توجیہ و تاویل ہی معتبر ہو سکتی ہے تو یوں کیوں نہ ہو جاتے ؟ بلکہ ابن ماجہ ص۶۱ کے بعض نسخوں میں اصل عبارت بھی اسی طرح ہے جس طرح ہم نے تحریر کی ہے۔ عن الحسن بن صالح وعن جابر .... الخ اور مولف خیر الکلام نے ص۴۸۱ میں اس کو دبی زبان سے تسلیم کیا ہے۔

پندرھویں حدیث: امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے امام ابو حنیفہؒ نے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ ہم سے موسیٰؒ بن ابی عائشہؒ نے بیان کیا۔ وہ عبداللہؓ بن شدادؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت جابرؓ سے، انھوں نے فرمایا کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من کان له امام فقرأة الامام له قرأة (موطاء امام محمد ص۹۸) کہ امام کا پڑھنا ہی مقتدی کو کافی ہے اور بس، اس

الگ قرأت نہیں ہے۔ یہ روایت کتاب الآثار لابی یوسف ص۲۳ اور طحاوی جلد ۱ ص۱۵۹ اور کتاب الآثار لمحمد ص۱۷ میں بھی ہے مؤلف خیر الکلام ص۲۴۶ میں لکھا ہے کہ محدثین کہتے ہیں کہ اس میں امام ابو حنیفہؒ نے غلطی سے جابرؓ کا لفظ بڑھا دیا ہے۔

الجواب: امام ابو حنیفہؒ ثقہ اور ثبت ہیں اور دیگر ثقہ راوی بھی اس حدیث کو اسی طرح بیان کرتے ہیں، اس روایت کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں ہے ہاں البتہ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے تلامذہ سے تعصب اور عناد کا کوئی علاج نہیں ہے اور اس متعصبانہ انداز سے امام صاحبؒ کی جلالت اور حدیث کی صحت پر کوئی زد نہیں آتی۔

سولھویں حدیث: امام محمدؒ[1] فرماتے ہیں کہ ہم سے اسرائیلؒ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے موسیٰ بن ابی عائشہؒ نے بیان کیا۔ وہ عبداللہؓ بن شدادؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ فرماتے ہیں:

امّ رسول الله صلى الله عليه وسلم في العصر۔ قال فقرأ رجل خلفه فغمزه الذي يليه فلما ان صلى قال لم غمزتني؟ قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدامك فكرهت ان تقرأ خلفه فسمعه النبي صلى الله عليه وسلم فقال من كان له امام فان قرأته له قرأة ......

(موطا امام محمد ص۹۸)

کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں امامت کرائی اور ایک شخص نے آپ کے پیچھے قرأت کی جو نماز میں اس کے ساتھ کھڑا تھا اس نے اس کا بدن ذرا دبا دیا تاکہ وہ قرأۃ سے باز آجائے۔ جب نماز ادا ہو چکی تو اس نے کہا تم نے مجھے کیوں ٹہوکا اور دبا دیا تھا؟ منع کرنے والے نے کہا کہ چونکہ حضورؐ آگے قرأت کرتے تھے میں نے مناسب سمجھا کہ تم بھی قرأت کرو۔ آپ نے سنا تو ارشاد فرمایا کہ امام کا پڑھنا

اس روایت کے تمام رواۃ کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور گو اس میں حضرت جابرؓ کا ذکر نہیں لیکن اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ **اولاً** اس لیے کہ حضرت عبداللہؓ بن شدادؓ خود صغار صحابہؓ میں سے تھے۔ اور حضرات صحابہؓ کے مراسیل بالاتفاق حجت ہیں۔ **وثانیاً** ویسے بھی کبار تابعینؒ کے مراسیل صحیح اور حجت ہیں جیسا کہ نقل کیا جا چکا ہے۔ **وثالثاً** ہم نے یہ روایت پہلی روایت کی تائید میں پیش کی ہے اور مرسل معتضد کے

---

[1] امام محمدؒ: مؤلف خیر الکلام ص۲۳۲ میں لکھتے ہیں کہ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ امام نسائیؒ وغیرہ نے امام محمدؒ کو حافظہ کی بنا پر کمزور قرار دیا ہے۔ (محصلہ)

الجواب: مؤلف خیر الکلام ص۴۵ میں لکھتے ہیں کہ جرح کرنے والا اگر متعنت اور متشدد ہو تو اس کی توثیق تو معتبر ہے مگر پھر آگے لکھتے ہیں کہ متشددین میں ابو حاتمؒ نسائیؒ ابن معینؒ ابن قطانؒ کو شمار کرتے ہیں۔ بلفظہٖ۔ لہٰذا امام نسائیؒ کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں اور امام محمدؒ ثقہ ہیں جیسا کہ ابتداء کتاب میں باحوالہ ان کی توثیق نقل کر دی گئی ہے۔

حجّت ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

مؤلف خیر الکلام ص۲۸۹ میں لکھتے ہیں کہ محدثین کا خیال ہے کہ یہ حدیث مرسل ہونے اور امام محمدؒ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

الجواب: ہم باحوالہ عرض کر چکے ہیں کہ جمہور محدثین کے نزدیک مرسل صحیح ہے اور یہ بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ امام محمدؒ ثقہ ہیں اور امام نسائیؒ متعنت ہیں۔ ان کی جرح کا اعتبار نہیں، امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں کہ

ولنا ما رواہ الامام احمد عن وکیع عن سفیان عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شدادؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فان قرأۃ الامام لہ قرأۃ۔
(مغنی ابن قدامۃ جلد ۱ ص۶۰۱)

اور ہماری دلیل وہ حدیث ہے جو امام احمدؒ نے وکیعؒ سے روایت کی ہے اور وہ سفیانؒ سے اور وہ موسیٰ بن ابی عائشہؒ سے اور وہ حضرت عبد اللہؓ بن شدادؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا امام ہو تو بے شک اس کے امام کی قرأت اسی کی قرأت ہے۔

یہ روایت بھی اپنے مفہوم کے لحاظ سے بالکل واضح ہے اور پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ حضرت عبد اللہؓ بن شدادؓ صحابی ہیں، لہٰذا ان کی روایت مرسل صحابی ہونے کے اعتبار سے مرفوع ہے اور اس میں امام محمدؒ بھی نہیں ہیں جن پر فریق ثانی ناک بھوں چڑھاتا ہے۔ امام وکیعؒ بن الجراحؒ کو علامہ ذہبیؒ الامام، الحافظ، الثبت محدث العراق اور احد الائمۃ الاعلام لکھتے ہیں۔ (تذکرہ جلد ۱ ص۲۸۲) اور سفیانؒ اس سند میں ثوریؒ ہیں جن کا ترجمہ مقدمہ میں بیان ہو چکا ہے اور بقیہ رواۃ کے تراجم بھی پہلے عرض کیے جا چکے ہیں۔

ایک شاہد: امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے قاضی ابو عمروؒ بن حسینؒ بن محمدؒ بن ہیثمؒ نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو الحسین عبد الواحدؒ بن حسن نیشاپوریؒ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حسینؒ بن وہمان عسکریؒ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبد اللہؒ بن حمادؒ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے سلیمانؒ بن سلمہؒ نے بیان کیا۔ وہ محمدؒ بن اسحاق اندلسیؒ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے مالکؒ بن انسؒ نے بیان کیا، وہ یحییٰؒ بن سعید انصاریؒ سے اور